بسم اللہ الرحمن الرحیم
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
تذکرۃ الاولیاء
حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
کی شہرہ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ
الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

سنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

لوٹ لیا گیا۔ لیکن جس شخص نے آپ کو یاد کیا وہ بچ گیا اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم صرف زبانی طور پر خدا کو یاد کرتے تھے۔ اور ابوالحسن خلوص قلب سے خدا کو یاد کرتا ہے لہٰذا تمہیں چاہئے کہ تم ابوالحسن کو یاد کر لیا کرو۔ کیونکہ ابوالحسن تمہارے لئے خدا کو یاد کرتا ہے۔ اور خدا کو صرف زبانی یاد کرنا بے سود ہوتا ہے۔

کسی مرید نے آپ سے کوہ لبنان پر جا کر قطب العالم سے ملاقات کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اس کو اجازت دے دی اور جب وہ کوہ لبنان پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک جنازہ رکھا ہوا ہے۔ تمام لوگ کسی کے منتظر ہیں۔ اس شخص نے جب ان لوگوں سے دریافت کیا کہ تمہیں کس کا انتظار ہے تو انہوں نے کہا کہ پنج وقتہ نماز پڑھانے کے لئے قطب العالم تشریف لاتے ہیں۔ ہمیں انہیں کا انتظار ہے۔ یہ سن کر اس شخص کو بے حد مسرت ہوئی کہ بہت جلدی قطب العالم سے ملاقات ہو جائے گی۔ چنانچہ کچھ ہی دیر بعد لوگوں نے صف قائم کر لی اور نماز جنازہ شروع ہو گئی لیکن جب اس شخص نے غور سے دیکھا تو پتہ چلا کہ نماز جنازہ کے امام خود اس کے مرشد ابوالحسن ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ مارے خوف کے بے ہوش ہو گیا۔ اور ہوش آنے کے بعد دیکھا تو لوگ جنازے کو دفن کر چکے تھے اور آپ کا کہیں پتہ نہیں تھا پھر اس مرید نے اطمینان قلبی کے لئے پوچھا کہ امام صاحب کا کیا نام تھا؟ لوگوں نے کہا یہی تو قطب العالم حضرت ابوالحسن خرقانی تھے۔ اور اب نماز کے وقت پھر یہاں تشریف لائیں گے چنانچہ وہ مرید انتظار میں رہا اور جب آپ نماز پڑھ چکے تو اس نے بڑھ کر سلام کر کے دامن تھام لیا لیکن شدت خوف کی وجہ سے اس کی زبان سے ایک جملہ بھی نہیں نکلا پھر آپ نے اس کو ہمراہ لے جاتے ہوئے فرمایا کہ تو نے یہاں جو کچھ دیکھا ہے اسکو کبھی زبان پر نہ لانا کیونکہ میں نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا ہے کہ مجھ کو مخلوق کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھتے ہوئے مخلوق کو میرے مراتب سے آگاہ نہ فرمائے سوائے حضرت بایزید بسطامی کے جو مرنے کے بعد بھی حیات ہیں۔

ایک مرتبہ آپ سے عراق جا کر درس حدیث میں شرکت کی اجازت طلب کی تو آپ نے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی درس حدیث دینے والا موجود نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہاں تو کوئی مشہور محدث نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک تو میں ہی موجود ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے امی ہونے کے باوجود اپنے فضل و کرم سے مجھے تمام علوم پر آگاہی عطا فرمائی ہے۔ اور حدیث تو میں نے خود حضور اکرمؐ سے پڑھی ہے لیکن آپ کے اس قول کا اس شخص کو یقین نہیں آیا۔ چنانچہ رات کو خواب میں اس نے حضور اکرمؐ کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں۔ جوانمرد سچی بات کہتے ہیں۔ اس خواب کے بعد صبح سے اس نے آپ کی خدمت میں پہنچ کر حدیث کا درس لینا شروع کر دیا۔ اور آپ درس دیتے ہوئے کبھی یہ بھی فرما جاتے کہ یہ حدیث حضورؐ کی نہیں ہے۔ اس شخص نے جب پوچھا کہ یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جب تم حدیث پڑھتے ہو تو میں حضور

اکرمؐ کے مشاہدے میں مشغول رہتا ہوں اور جو صحیح حدیث ہوتی ہے اس کو پڑھتے وقت حضورؐ کی پیشانی پر مسرت کی جھلک ہوتی ہے لیکن جو حدیث صحیح نہیں ہوتی اس پر آپ کی پیشانی شکن آلود ہو جاتی ہے. جس سے مجھے اندازہ ہو جاتا ہے کہ صحیح حدیث کون سی ہے۔

حضرت عبداللہ انصاری فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک جرم میں گرفتار کر کے پابجولاں بلخ کی جانب لے چلے اور میں راستہ بھر یہ سوچتا رہا کہ میرے پاؤں سے کیا گناہ سرزد ہو گیا جس کی پاداش میں زنجیر سے جکڑا گیا ہے اور جب میں بلخ پہنچا تو دیکھا کہ عوام چھتوں پر چڑھے ہوئے مجھے پتھروں سے مارنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ اس وقت مجھے الہام ہوا کہ تو نے فلاں دن حضرت ابوالحسن کا مصلی بچھاتے ہوئے اس پر پاؤں رکھ دیا تھا اور یہ اسی کی سزا ہے چنانچہ میں نے اسی وقت توبہ کی کہ جس کے نتیجہ میں لوگ ہاتھوں میں پتھر لئے کھڑے رہے اور کسی میں مجھے مارنے کی جرات نہ ہوئی اور زنجیریں خود بخود ٹوٹ کر گر گئیں اور حاکم نے میری رہائی کا حکم دے دیا۔

حضرت شیخ ابو سعید اپنے مریدین کے ہمراہ آپ کے یہاں مہمان ہوئے تو اس وقت گھر میں چند ٹکیوں کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ لیکن آپ نے اپنی بیوی کو حکم دیا کہ ان ٹکیوں پر ایک چادر ڈھانپ دو اور بقدر ضرورت مہمانوں کے سامنے نکال نکال کر رکھتی جاؤ۔ چنانچہ اس عمل سے تمام مہمانوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا لیکن ایک روایت میں یہ ہے کہ اس وقت دسترخوان پر بہت سے مہمان تھے اور خادم چادر کے نیچے سے روٹیاں لالا کر رکھتا جاتا تھا اور آپ کی کرامت سے چادر میں ایسی برکت ہو گئی تھی کہ مسلسل روٹیاں نکلتی جا رہی تھی۔ حالاں کہ اس میں صرف چند ٹکیاں تھیں لیکن جب خادم نے آزمانے کے لئے چادر اٹھا کے دیکھا تو اس میں ایک روٹی بھی نہ تھی۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے بہت برا کیا اگر چادر نہ اٹھاتا تو قیامت تک روٹیاں نکلتی رہتیں۔

کھانے سے فارغ ہو کر جب حضرت ابو سعید نے سماع کی فرمائش کی تو اس کے باوجود کہ آپ نے کبھی سماع نہیں سنا تھا از روئے مہمان نوازی اجازت دی دے اور جب قوال چٹکیاں بجا کر شعر پڑھ رہے تھے تو حضرت ابو سعید سے کہا کہ اب کھڑے ہونے کا وقت آگیا۔ اور تین مرتبہ اپنی آستین جھٹک کر اتنی زور سے زمین پر پاؤں مارے کہ خانقاہ کی دیواریں تک ہل گئیں اور حضرت ابو سعید نے گھبرا کر عرض کیا کہ بس کیجئے کیونکہ مکان گر جانے کا خطرہ ہو گیا ہے۔ اور زمین و آسمان آپ کے ساتھ وجد کر رہے ہیں۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ سماع صرف اسی کے لئے جائز ہے جسکو آسمان سے عرش تک اور زمین سے تحت الثریٰ تک کشادگی نظر آتی ہو اور اس سے تمام حجابات ختم کر دیئے گئے ہوں۔ پھر فرمایا لوگوں سے مخاطب ہو کر کہ اگر تم سے کوئی جماعت یہ سوال کرے کہ تم لوگ اس طرح رقص کیوں کرتے ہو تو جواب